س ۲۶۰۶-۴۴

۲۵/۳/۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت اقدس حضرات مفتیان کرام جامعہ زید مجدہم!

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ حضرات بخیر وعافیت ہوں گے، دیگر یہ کہ آج کل پورے عالم میں خرید وفروخت کی جدید شکلیں پیدا ہورہی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ آپس میں

1. Facebook
2. Twitter
3. Instagram
4. Youtube
5. TikTok
6. Games

وغیرہ کے Account یا Pages کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ شرعاً اس قسم کی خرید وفروخت جائز ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

بندہ محمد عارف رنگونی ومحمد طاہر عفی عنہما

دارالافتاء جامعۃ الکوثر الاسلامیۃ

میتنی، مانڈلے، میانمار

۷/۳/۱۴۴۴ھ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ صورت سوال کو مزید واضح کریں تاکہ جواب تحریر کرنا اور سمجھنا

ہمارے لیے آسان ہو اور پڑھنے والے بھی استفادہ کرسکے۔

خاص طور پر Accounts یا Pages کی خرید وفروخت کی تفصیل

مطلوب ہے۔ واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت حضرات مفتیان کرام دامت برکاتہم العالیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ حضرات بخیر وعافیت ہوں گے، دیگر یہ ہے کہ آپ حضرات نے Accountیا Page کی خرید وفروخت کی تفصیل طلب کی ہے اس بارے میں ہماری معلومات کے مطابق یہ ہے کہ اکثر Accountیا Page کی خرید وفروخت درج ذیل باتوں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

- Flowersیا Friendsکا زیادہ ہونا۔
- Likesکا زیادہ ہونا۔
- گیم اکاؤنٹ میں لیول یا کوائن یا سکہ کا زیادہ ہونا۔

جزاکم اللہ تعالی خیرا

بندہ محمد عارف رنگونی ومحمد طاہر عفی عنہما

دار الافتاء جامعۃ الکوثر الاسلامیۃ

میتنی، مانڈلے، میانمار

١٤٤٤/٦/١٠ھ

دار الافتاء
١٢ | ٢٤٦٥

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

سوال میں ذکر کردہ اکاؤنٹس کو سہولت کی غرض سے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹس

۲۔ گیم اکاؤنٹ

۱۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا پیج (Page) درحقیقت کسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر اپنا اکاؤنٹ بنا کر لوگوں سے رابطہ میں رہنے یا کاروبار کرنے کی اجازت پر مشتمل [redacted] ایک عقد ہے۔ اصلاً یہ ایک حق ہے جو ان پلیٹ فارم کے مالکان کی طرف سے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ پھر سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بنیادی طور تین طرح کے اکاؤنٹس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ شخصی اکاؤنٹ جیسے کسی کا اپنے نام سے ذاتی اکاؤنٹ

۲۔ کاروبار سے مسلک اکاؤنٹ، جیسے آن لائن کاروبار کے اکاؤنٹس یا عام کاروبار کے اکاؤنٹس

۳۔ مفید معلومات، تحقیقات یا خبروں وغیرہ پر مشتمل اکاؤنٹس

ان سب کا حکم درجہ ذیل ہے:

(۱)۔ جہاں تک شخصی اکاؤنٹ کا تعلق ہے تو ابھی تک لوگوں کے عرف میں اس کو مال تصو نہیں کیا جاتا، اگرچہ قانوناً اس کی اتنی حیثیت ضرور ہے کہ کسی کا اکاؤنٹ "ہیک" (Hack) کرنا قانوناً جرم ہے۔ نیز ایسے اکاؤنٹس کی خرید و فروخت دو حال سے خالی نہیں، اکاؤنٹ کو خریدنے والا اسی پرانے نام کو استعمال کرے گا، ایسی صورت میں یہ دھوکہ دہی کے زمرے میں آئے گا، اور اگر خریدنے والا پہلے اکاؤنٹ ہولڈر کا نام بدل دے اور اپنے نام سے اس اکاؤنٹ کو چلائے، تو یہاں بنیادی مقصد فالوورز (Followers) اور لائکس (Likes) کو خریدنا ہوتا ہے نہ کہ اکاؤنٹس کو، جیسا کہ سوال سے بھی واضح ہے۔ جبکہ فالوورز اور لائکس مال نہیں۔ لہٰذا ایسے شخصی اکاؤنٹس کی خرید و فروخت درست معلوم نہیں ہوتی۔

(۲)۔ کاروباری اکاؤنٹس کاروبار کے تابع ہو کر خریدے اور بیچے جاسکتے ہیں، یعنی اکاؤنٹ کی وجہ سے کاروبار کی قیمت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے، چاہے اصلاً وہ کاروبار ہی سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے ذریعہ آن لائن کاروبار کے طور پر موجود ہو یا کسی عام کاروبار کا سوشل میڈیا اکاؤنٹ ہو۔

دار الافتاء

Scanned with CamScanner

(۳)۔ یہی حکم خبروں اور جائز و مفید معلومات اور تحقیقات وغیرہ پر مبنی اکاؤنٹس کا بھی ہوگا، کیونکہ یہاں اصل میں وہ مواد بیچا جارہا ہے جو عوام الناس کے فائدے کے لیے محنت ومشقت سے جمع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ مواد بہر حال مال ہے، جیسے اخبار اور کتاب مال ہیں، یہاں بھی مواد اصل اور اکاؤنٹ اس کے تابع ہوگا۔

جن سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی خرید وفروخت کی گنجائش کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان میں مزید درجِ ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے:

- سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے کیے گئے معاہدہ کی روشنی میں ان اکاؤنٹس کی خرید وفروخت کی اجازت ہو
- ملکی قوانین کے مطابق ان کی خرید وفروخت ممنوع نہ ہو
- معلومات وغیرہ پر مشتمل اکاؤنٹ یا پیج کسی ایسے مواد پر مشتمل ہو جو فائدے سے خالی نہ ہو اور اس سے حلال نفع اٹھانا ممکن ہو، مثلاً تحقیقی مضامین، صحیح معلومات پر مشتمل خبریں، ایسا اکاؤنٹ جو کسی فائدے سے خالی ہو یا خلافِ شرع چیزوں پر مشتمل ہو، اس کا بیچنا یا خریدنا درست نہیں۔

۲۔ جہاں تک گیم اکاؤنٹ کی خرید وفروخت کا تعلق ہے تو جیسا کہ آپ کے سوال سے بھی واضح ہے کہ ان کی خرید وفروخت عام طور پر اس میں حاصل کیے گئے کوائن (Coin) کے لیے ہوتی ہے، اصل مقصود اسی کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ جبکہ گیم کے اندر حاصل کیے گئے سکے شرعاً مال نہیں۔ نیز یہ کہ اکثر ایسی گیم میں یہ ہارنے والے کے سکے جیتنے والے کو دے دیے جاتے ہیں، اور بعض اوقات یہ سکے باقاعدہ پیسوں کے بدلے خریدے جاتے ہیں، یہ صورتِ حال گیم کو قمار کے مشابہہ کردیتی ہے، جو شرعاً ممنوع ہے۔ لہٰذا ایسی گیم کھیلنے سے جو شرعی خرابیوں پر مشتمل ہو اور ایسی گیم کے اکاؤنٹس کی خرید وفروخت سے اجتناب ضروی ہے۔

اور بالفرض نہ سکوں کی خرید وفروخت مطلوب ہو نہ اس گیم میں سکوں کا کوئی استعمال ہو، بلکہ لوگوں کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کردیا گیا ہو، اور گیم شرعی خرابیوں (مثلاً میوزک، نامحرم کی تصاویر وغیرہ) سے پاک کسی ایسے فائدہ پر مشتمل ہو جو شرعاً بھی معتبر ہو، اور اس کو شرعی حدود میں رہ کر اس طرح کھیلا جائے کہ اس میں حد درجہ انہماک نہ ہو جو فرائض وواجبات میں کوتاہی کا سبب بنے، مثلاً ذہنی آزمائش کی گیم، کسی جائز فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے بنائی گئی گیم، ایسی گیم اگرچہ کھیلنا تو فی نفسہ جائز ہے، لیکن اس کے اکاؤنٹ کی خرید وفروخت پھر بھی جائز نہیں، کیونکہ عموماً اس کھیل میں شرکت براہِ راست اپنا اکاؤنٹ بنا کر بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا اس سے کوئی نیا فائدہ حاصل نہیں ہوا۔

(جاری ہے)

دار الافتاء

Scanned with CamScanner

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 501)

الْمُرَادُ بِالْمَالِ مَا يَمِيلُ إلَيْهِ الطَّبْعُ وَيُمْكِنُ ادِّخَارُهُ لِوَقْتِ الْحَاجَةِ، وَالْمَالِيَّةُ تَثْبُتُ بِتَمَوُّلِ النَّاسِ كَافَّةً أَوْ بَعْضِهِمْ، وَالتَّقَوُّمُ يَثْبُتُ بِهَا وَبِإِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِهِ شَرْعًا؛ فَمَا يُبَاحُ بِلَا تَمَوُّلٍ لَا يَكُونُ مَالًا كَحَبَّةِ حِنْطَةٍ وَمَا يُتَمَوَّلُ بِلَا إبَاحَةِ انْتِفَاعٍ لَا يَكُونُ مُتَقَوِّمًا كَالْخَمْرِ، وَإِذَا عُدِمَ الْأَمْرَانِ لَمْ يَثْبُتْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا كَالدَّمِ.

وقال شيخنا المفتي محمد تقي العثماني في فقه البيوع(١/٢٨)....والمراد من قولهم "مايميل اليه الطبع" في تعريف المال، أن يكون منتفعا به، فما لا ينتفع به ليس مالا الخ

الفتاوى الهندية (3/ 3)

ومنها الفائدة، فبيع ما لا فائدة فيه وشراؤه فاسد.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ

محمد معاذ اشرف عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ
8/3 /٢٠٢٣ش

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ
8/3 /٢٠٢٣ش

مُفتی

الجواب صحیح
[illegible] عفی عنہ
١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ

الجواب صحیح
[illegible]
١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ١٢/٢٣٦٥
١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ
٢٠٢٣/٣/٩

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف [illegible]
١٦/ ٨/ ١٤٤٤ھ

مُفتی